سوال

(142) مدینہ کے فقراء پر مال (فی سبیل اللہ) خرچ کرنا افضل ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کوئی جائیداد خرید کر فی سبیل اللہ وقف کر دینا چاہتا ہے، اور اس کی ماہانہ آمدنی کو اپنے ہاں کے فقراء سے مدینہ منورہ کے فقراء پر صرف کرنا زیادہ افضل سمجھتا ہے، کیا کسی شرعی حکم سے مدینہ منورہ کے مساکین پر صرف کرنا زیادہ افضل سمجھا جا سکتا ہے، یا ان دونوں میں کس جگہ خرچ کرنا بہتر و افضل ہے، شخص مذکورہ نماز مسجد نبوی کے ثواب وفضیلت سے استدلال کرتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں آیا ہے: ((يُؤخَذُ من اَغنيائهم وتُرَدُّ الى فُقرائهم)) یہ حدیث بتا رہی ہے کہ صدقات خیرات میں اہل وطن کا حق معلوم ہے، سائل مذکور کا مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے، یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حج کو جائے اور وہاں محتاجوں پر خرچ کرے، اور مسجد نبوی میں نماز پڑھے تو دونوں فعلوں کا ثواب مزید ہے۔ لیکن یہاں کے محتاجوں کو چھوڑ کر وہاں بھیجنا غور طلب ہے، ہاں اگر علم ہو کہ وہاں احتیاج زیادہ ہے تو یہاں محتاجوں کا حق ادا کر کے مزید وہاں بھیجنا بے شک زیادہ ثواب کا موجب ہے، ورنہ عام قانون وہی ہے، جو حدیث مذکور میں ہے۔ (الحدیث، جولائی: ۱۹۴۴ء) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۰۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 272-273

محدث فتویٰ